غیبت اور چغلی

غیبت زنا سے زیادہ بری چیز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُود کے ستر باب ہیں سب سے سہل اور آسان باب یہ ہے کہ اِس نے اسلام کی حالت میں اپنی ماں سے زنا کیا اور سُود کا ایک پیسہ ۳۵ زنا سے بدتر ہے اور کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا (غیبت کرنا) ان سب گناہوں سے بدتر ہے۔ (اسلامی تعلیم ص۸۲ مفہوم)

دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یہ غیبت کا گناہ زنا سے سخت کیسے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں مگر غیبت کرنے والے کی بخشش نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ جس کی غیبت کی ہے وہ معاف کر دے۔ (بیہقی)

ف: یعنی غیبت کرنے والے کو اس بات کی توفیق نہیں ہوتی کہ جس کی غیبت کی ہے، اس سے معافی مانگے۔ اس کے برخلاف زنا کرنے والا اپنے گناہ کو گناہ سمجھتا ہے لہٰذا اسے توبہ کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم

غیبت ایمان کو ختم کر دیتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت اور چغلی دونوں ایمان کو کاٹ دیتے ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔ (ترغیب اصبہانی)

غیبت نیکیوں کو ختم کر دیتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت انسان کو اُس کا کھلا ہوا نامۂ اعمال دیا جائے گا جس میں کوئی نیکی نہ ہوگی وہ کہے گا کہ میری فلاں فلاں نیکی کہاں گئی جو میں نے کی تھیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیری غیبتوں کی وجہ سے تیری نیکیاں مٹا دی گئی ہیں۔ (ایضاً)

ف: اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی تو نے غیبت کی ہے اس کے بدلے میں آج تیری نیکیاں اُسے دے دی گئیں اور اس طرح دیتے دیتے تیری نیکیاں ختم ہو گئیں بلکہ دوسرے حقداروں کے گناہوں کا بوجھ لے کر یہ شخص جہنم رسید کر دیا جائے گا ایسے شخص کو مفلس کہا جاتا ہے جو نیکیوں کا ڈھیر بروز قیامت لے کر آئے اور وہ دوسروں میں تقسیم کر دی جائیں۔

حضرت امام اعظم کا واقعہ جب کوئی شخص حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آکر یہ کہتا کہ فلاں فلاں آپ کی بُرائی بیان کر رہے ہیں تو فرماتے: کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں ان کا جواب دے کر اُن کی غیبت کروں؟ مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ غیبت کروں تو میری ماں کی غیبت کروں، کیونکہ غیبت کرنے کی وجہ سے میری نیکیاں میری ماں کو ملیں گی میں دوسروں کو میری نیکیاں کیوں دوں۔

حضرت خواجہ بصریؒ کا واقعہ حضرت خواجہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب معلوم ہوتا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے تو تھالے میں چھوارے تحفہ کے طور پر بھیجتے اور

کہلوائے کہ مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنی نیکیاں میرے نامۂ اعمال میں جمع کروا دی ہیں لہٰذا یہ تحفہ قبول فرمالیں ...... اگر اس سے اچھا تحفہ پیش کرنے کے لیے ہوتا تو وہ پیش کرتا۔

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمام یعنی چغل خور جو ادھر کی اُدھر لگاتا ہے، جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(متفق علیہ از دوزخ کا کھٹکا صـ ۱۲۲)

ف :۔ چغل خوری اور غیبت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے مسلمان کی ذلت اور رسوائی مقصود ہوتی ہے اس سے قطع رحمی، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے۔

❖ قطع رحمی کے بارے میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین روز تک بات چیت بند کردے اور اسی حالت میں موت آجائے تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسے لوگوں کی نہ شب برآت میں نہ شب قدر میں دعا قبول ہوتی ہے۔

❖ گالی گلوچ کے بارے میں ارشاد نبوی ہے کہ ایسے لوگ اللہ تعالےٰ کی نظر سے گر جاتے ہیں پھر ان کی عزت کا دنیا و آخرت میں جنازہ نکل جاتا ہے۔ مسلمان کو تیز نگاہ سے دیکھنا بھی حرام ہے چہ جائیکہ گالی گلوچ کرے۔

(دیکھئے میرا مضمون مومن کی عظمت اور مقام)

❖ مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا اتنا بُرا ہے کہ اس کی نحوست سے ہمیشہ کیلئے شب قدر کی تعین سے محروم کر دیئے گئے جس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔

عیب لگانیوالوں کا حشر کتوں کی صورت میں ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بے عیب کو عیب لگانے والے اور چغل خوری کے لیے چلنے پھرنے والے، ان دونوں جماعتوں کا حشر کتوں کی صورت میں ہوگا۔

(ابو الشیخ از دوزخ کا کھٹکا صـ ۱۲۳)

نوٹ : اس طرح کی اور بھی روایات اور وعیدیں ہیں، اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی توفیق بخشے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ ۔ (اے میرے اللہ! ہمیں اور اُسے (جس کی غیبت کی ہے) بخش دے۔ آمین ثم آمین

اگر کسی مسلمان کی غیبت ہو چکی ہو اور وہ بقید حیات ہے تو جا کر معافی مانگ لے۔ اور اس کی تعریف کے کلمات کہتا رہے۔ اگر وہ وفات پا چکا تو اپنے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہے اور نیکی کر کے بخشتا رہے (انشاء اللہ تعالےٰ) اُمید ہے کہ معاف ہو جائے۔ اس کے رشتہ داروں سے مل جل کر مرحوم

کے بارے میں کلمات خیر کہے اور معافی مانگ لے ورنہ حشر کا معاملہ نہایت سخت ہوتا ہے جیسا کہ گذر چکا غیبت کا بدلہ نیکیوں سے دلوایا جائے گا۔

رَبِّ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۝ اے میرے رب! مجھے حشر کے دن رسوا نہ کیجیو۔ آمین

پیشاب سے نہ بچنا یہ یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے۔ یہ بدبخت قوم کھڑے ہو کر پیشاب کرتی ہے۔ اور پاخانہ میں کاغذ استعمال کرتی ہے۔ ان کے ساتھ رہ کر مسلمان بھی ناپاکی کی زندگی گزارتا ہے بلکہ بے شمار مسلمان ایسے ہیں جن کو طہارت کے ادنیٰ مسئلہ کا بھی پتہ نہیں خصوصاً فرنگی اسکولوں اور کالجوں میں جانے والے مسلمان بچوں کا معاملہ بہت خطرناک ہو چکا ہے۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے کہ یہ بچے مسجدوں اور مدرسوں کے بیت الخلاء میں کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں اور بلا پاکی حاصل کئے قرآن کریم اور دینیات پڑھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان بچے جب مدرسوں سے فارغ ہوتے ہیں تو دین پہ قائم و دائم نہیں رہتے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

مضمون کے شروع میں جو حدیث شریف گزری اس میں صاف صاف ذکر ہے کہ غیبت کرنے والے اور پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والے کو عذاب قبر ہو رہا تھا ایک اور واقعہ بھی پڑھ سُن لیجئے۔ شاید ہمیں خوف نصیب ہو اور ہم احتیاط کرنے والے بن جائیں۔ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ ہر وقت پاک اور باوضو رہے، اسلام کی تعلیم تو یہاں تک ہے کہ صحبت کے بعد فوراً غسل کر کے پاک ہو جائے یا کم از کم تیمم ہی کر کے پاکی حاصل کرلے۔

ایک عبرتناک واقعہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے کسی سفر میں ایک بڑھیا کے مکان پہ قیام کیا جب رات کا کچھ حصہ گذرا تو مکان کے باہر نہایت خوفناک لہجہ میں یہ آواز سُنی "پیشاب! ارے پیشاب" ! یہ پیشاب کیا چیز ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خوفزدہ ہو کر بڑھیا سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ بڑھیا نے بتایا کہ یہ میرے شوہر کی آواز ہے جو اس کی قبر سے آرہی ہے اس کی عادت یہ تھی کہ جب پیشاب کرتا تو اس سے ذرا بھی احتیاط نہ کرتا تھا اور کبھی بھی اس کو پاک نہ کرتا تھا بلکہ جب میں اس کو نصیحت کرتی تو میری باتوں کا مذاق کیا کرتا تھا جس روز سے وہ دفن ہوا ہے اسی طرح اس کی قبر سے یہی آواز آرہی ہے۔ (اللّٰھم احفظنا)

(ماہنامہ ندائے شاہی)

اس واقعہ اور مندرجہ بالا حدیث شریف سے (خصوصاً مغربی ممالک میں بسنے والے) مسلمانوں کو خوب عبرت لینی چاہیئے جہاں پاکی ناپاکی کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔